سوال

(193) کیا رؤیت ہلال وغیرہ میں برقی تار کی خبر معتبر ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امور شرعیہ مثل رؤیت ہلال، طلاق، عتاق، ہبہ، عطیہ، بیع وشراء وغیرہ میں تار برقی کی خبر معتبر ہے یا نہیں؟ المستفتی: مولوی ضیاء الرحمٰن۔ کولوٹولہ رتو سرکار لین نمبر 6 کلکتہ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چونکہ تار برقی کی خبر من جملہ اخبار ہے لہذا امور شرعیہ میں اس کے معتبر یا نامعتبر ہونے کے بھی وہی شرائط ہیں۔ جو عام اخبار کے شرائط ہیں امور شرعیہ میں خبر متواتر تو علی الاطلاق معتبر ہے اس کے راوی کیسے ہی ہوں اس کے راویوں کے حالات کی تفتیش کی کہ وہ ثقہ ہیں یا نہیں کچھ ضرورت نہیں ہے رہی خبر غیر متواتر یعنی خبر آحاد سو خبر آحاد کے معتبر ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس خبر کی راستی اور سچائی کسی طریق سے ثبوت کو پہنچ جائے کہ اس خبر کے راوی ثقہ ہیں خواہ اس طریق سے کہ وہاں ایسے قرائن موجود ہیں جو اس خبر کی راستی اور سچائی کو ظاہر کر رہے ہیں۔

واضح ہو کہ ہر ایک تار کی خبر میں کم از کم غالباً تین راوی ضرور ہوتے ہیں جن کے حالات کی تفتیش کہ وہ ثقہ ہیں یا نہیں؟ ایک نہایت ضروری امر ہے بشرطیکہ وہ خبر متواتر نہ ہو یا وہاں ایسے قرآئن موجود نہ ہوں جو اس خبر کی راستی اور سچائی پر دلالت کرتے ہوں۔

1۔ وہ تار باب جو معتبر بھیجتا ہے۔

2۔ وہ تار بابو جس کے پاس بابو نمبر (1) خبر بھیجتا ہے۔

3۔ وہ شخص جو بابو نمبر (1) سے خبر بھیجنے کی استدعا کرتا ہے اور کبھی کبھی یہ استدعا بواسطہ ہوتی ہے تو ایسی حالت میں نمبر (1) و نمبر (3) کے درمیان وہ راوی جو واسطہ پڑتا ہے بڑھ جاتا ہے اور بڑھ کر کبھی سب مل کر چار ہو جاتے ہیں اور کبھی چار سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں جب کہ واسطہ ایک سے زائد ہو جاتا ہے اور کبھی نمبر (3) کے انگریزی میں ہونے کی وجہ سے کسی انگریزی دان سے مضمون تار کے انگریزی میں لکھوانے کی ضرورت پڑتی ہو۔ ایسی حالت میں راویوں کی تعداد اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اور بھی واضح ہو کہ نمبر (3) کے حالات کی تفتیش میں صرف اسی قدر کافی نہیں ہے کہ وہ ثقہ ہے یا نہیں؟ بلکہ اس کی بھی ضرورت ہے کہ اس نے فی الواقع نمبر (1) سے خبر بھیجنے کی استدعا بھی کی ہے یا نہیں؟ کیونکہ کبھی ایسا بھی وقوع میں آتا ہے کہ نمبر (3) نے فی الواقع خبر نہیں بھجوائی ہے بلکہ اس کے نام سے کبھی دغا باز نے جھوٹی خبر بھجوادی ہے جس کی اس کو خبر نہیں۔

اس جواب میں جو جو باتیں لکھی گئی ہیں ہر چند ایسی صاف اور واضح ہیں جن کے لیے کسی کتاب کے حوالے کی ضرورت نہیں ہے تاہم ایک عبارت کتاب "النظر شرح نخبة الفکر" سے

نقل کر دی جاتی ہے وھی ھذہ

)وفیہا) أي: في الآحادِ، (المقبولُ) وهُوَ ما يجبُ العملُ بهِ عندَ الجُمهورِ

)و) فیہا، (المَرْدُودُ) وهُوَ الذي لَمْ يترجَّحْ صدقُ المُخْبِرِ بهِ

)لتوقُّفِ الاستدلالِ بها على البحثِ عن أحوالِ رُواتِها دونَ الأولِ) وهُوَ المتواترُ، فكُلُّه مقبولٌ؛ لإفادتِهِ القطعَ بصدقِ مُخْبِرِهِ بخلافِ غيرِهِ من أخبارِ الآحادِ

لكن إنَّما وجبَ العملُ بالمقبولِ منها؛ لأنَّها: - إمَّا أن يُوجدَ فيها أصلُ صفةِ القبولِ، وهُوَ ثُبوتُ صدقِ النَّاقلِ - أو أصلُ صفةِ الرَّدِّ، وهُوَ ثُبوتُ كذبِ النَّاقلِ أوْ لا فالأوَّلُ: يغلِبُ على الظَّنِّ ثُبوتُ صدقِ الخبرِ؛ لثُبوتِ صدقِ ناقلِهِ فيُؤخذُ بهِ والثَّاني: يغلِبُ على الظَّنِّ كذبُ الخبرِ؛ لثُبوتِ كذبِ ناقلِهِ فيُطرحُ

والثَّالثُ: إن وُجدت قرينةٌ تُلحقُهُ بأحدِ القسمينِ التحقَ،

وإلَّا فيُتوقَّفُ فيهِ وإذا تُوُقِّفَ عن العملِ بهِ صارَ كالمردودِ لا لثُبوتِ صفةِ الرَّدِّ، بل لكونِهِ لم تُوجدْ فيهِ صفةٌ تُوجبُ القبولَ، واللهُ أعلمُ [1] (انتھی واللہ اعلم)

(اخبار آحاد میں سے ایک مقبول ہے اور وہ جمہور کے نزدیک واجب العمل ہوتی ہے اور اس میں ایک مردود ہے جس کے منجر کا سچ راجح نہ ہو۔ کیوں کہ اس سے استدلال کرنے کے لیے اس کے راویوں کے احوال کی جانچ پڑتال کرنا پڑتی ہے برخلاف پہلی قسم کے اور یہ متواتر ہے کیوں کہ متواتر تمام کی تمام مقبول ہوتی ہیں اس لیے کہ اخبار آحاد کے برخلاف وہ اپنے منجر کی سچائی کے قطعی علم کا فائدہ دیتی ہے۔ البتہ اخبار آحاد میں سے جو مقبول ہے اس پر عمل کرنا واجب ہے کیوں کہ یا تو اس میں اصل صفت قبول پائی جائے گی اور وہ ہے اس کے ناقل کے سچ کا ثابت ہونا یا اس میں اصل صفت رد پائی جائے گی۔ اور وہ ہے اس کے ناقل کے جھوٹ کا ثابت ہونا یا اس میں یہ دونوں چیزیں نہیں پائی جائیں گے۔ پس (مقبول) کے متعلق اس کے ناقل کے سچ کے ثابت ہونے کی وجہ سے غالب گمان یہی ہے کہ وہ خبر سچی ہے لہٰذا وہ مقبول ہے جب کہ دوسری کے متعلق اس کے ناقل کے جھوٹ کے ثابت ہونے کی وجہ سے غالب گمان یہی ہے کہ وہ خبر جھوٹی ہے لہٰذا وہ مردود ہے۔ رہی تیسری قسم تو اگر اس کو مذکورہ بالا دو قسموں (مقبول و مردود) کے ساتھ ملانے والا کوئی قرینہ مل جائے جو وہ اس کے ساتھ مل جائے گی ورنہ اس میں توقف کیا جائے گا۔ جب اس پر عمل میں توقف کیا جائے تو وہ مردود کی طرح (متروک العمل) ہوجائے گی لیکن اس وجہ سے نہیں کہ اس میں صفت رد پائی گئی ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اس میں صفت قبول نہیں پائی جا سکی) کتبہ: محمد عبداللہ (14/ذیقعدۃ 1327ھ)

---

[1]۔ نزھۃ النظر لابن حجر (ص 2/1)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصوم، صفحہ: 383

محدث فتویٰ